33790 ـ مقتدى كى نماز ميں امام كے ساتھ حالتيں

سوال

ہم ديكھتے ہيں كہ بعض مقتدى نماز ميں امام كى متابعت كرنے سے ليٹ ہو جاتے ہيں، اور بعض مقتدى مثلا سجدہ يا ركوع ميں بعض اوقات امام سے آگے نكل جاتے ہيں، گزارش ہے كہ آپ امام سے آگے نكلنے يا ليٹ ہونے كا حكم بيان كريں، ہو سكتا ہے اللہ تعالى ہميں اس سے نفع دے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

شيخ محمد ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى الشرح الممتع ميں كہتے ہيں:

مقتدى كى امام كے ساتھ چار حالتيں ہيں:

1 ـ امام سے آگے نكل جانا.

2 ـ امام سے پيچھے رہ جانا.

3 ـ امام كى موافقت كرنا.

4 ـ امام كى متابعت كرنا.

پہلى حالت:

امام سے آگے نكل جانا:

نماز كے كسى ركن ميں مقتدى امام سے آگے نكل جائے مثلا امام سے قبل سجدہ كر لے، يا پھر امام سے قبل سجدہ سے اٹھ جائے، يا ركوع ميں پہلے چلا جائے، يا پہلے ركوع سے اٹھ جائے، يہ حرام ہے، اس كى دليل مندرجہ ذيل فرمان نبى صلى اللہ عليہ وسلم ہے:

" تم ركوع اس وقت مت كرو جب تك وہ ركوع نہ كرے، اور سجدہ اس وقت نہ كرو جب تك وہ سجدہ نہ كرے "

اور نہی میں اصل حرمت ہے، بلکہ اگر کوئی کہنے والا یہ کہے: یہ کبیرہ گناہ ہے، تو کوئی بعید نہیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کیا امام سے پہلے سر اٹھانے والا اس سے نہیں ڈرتا کہ کہیں اللہ تعالی اس کا سر گدھے کے سر میں تبدیل کر دے، یا اس کی صورت گدھے کی صورت میں تبدیل کر دے "

یہ وعید ہے، اور وعید کبیرہ گناہ ہونے کی علامت ہے.

امام سے سبقت لے جانے والے شخص کی نماز کا حکم:

جب مقتدی یاد اور علم کی حالت میں امام سے آگے بڑھ جائے تو اس کی نماز باطل ہے، اور اگر جاہل ہو یا بھول جائے تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن اگر امام کو پالینے سے قبل اس کا عذر زائل ہو جائے تو اس پر واپس پلٹنا لازم ہے تا کہ جس میں اس نے امام سے سبقت کی اسے دوبارہ کر لے، اور اگر یاد ہوتے ہوئے علم رکھتے ہوئے بھی اسے نہ کرے تو اس کی نماز باطل ہے، وگرنہ نہیں.

دوسری حالت:

امام سے پیچھے رہنا:

امام سے پیچھے رہنے کی دو قسمیں ہیں:

1 ـ کسی عذر کی بنا پر پیچھے رہنا.

2 ـ بغیر کسی عذر کے پیچھے رہنا.

پہلی قسم:

کسی عذر کی بنا پر ہو تو وہ جس میں پیچھے رہا ہے اسے ادا کرے، اور اس میں امام کی متابعت کرے اوراس پر کوئی حرج نہیں، حتی کہ اگر پورا رکن یا دو رکن ہوں، اگر کوئی شخص بھول گیا اور غافل رہا، یا پھر امام کو سنا ہی نہیں اور امام اس سے ایک یا دو رکن آگے بڑھ گیا، تو جس میں وہ پیچھے رہا اسے ادا کرے اور امام کی متابعت، لیکن اگر امام وہاں پہنچ جائے جہاں وہ ہے تو پھر وہ اسے ادا نہ کرے بلکہ امام کے ساتھ رہے، اور امام کی دو رکعتوں امام کی ایک وہ رکعت جس سے وہ پیچھے رہا اور دوسری وہ جس میں امام پہنچا ہوا ہے ایک رکعت صحیح ہو گی، اور وہ اپنی جگہ ہی ہے، اس کی مثال درج ذیل ہے:

ایک شخص امام کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہے، اور امام نے رکوع کیا اور رکوع اٹھ کر سجدہ بھی کر لیا اور پھر دوسرا سجدہ بھی کیا، اور سجدہ سے اٹھ کر رکعت میں کھڑا ہو گیا، لیکن مقتدی نے مثلا بجلی چلی جانے کے باعث تکبیر دوسری رکعت میں سنی، اور فرض کریں کہ یہ نماز جمعہ کی نماز تھی اور وہ امام کی سورۃ فاتحہ سن رہا تھا، پھر بجلی منقطع ہو گئی اور امام نے پہلی رکعت مکمل کر لی، اور دوسری کے لیے کھڑا ہو گیا اور مقتدی نے گمان کیا کہ اس نے پہلی رکعت میں رکوع نہیں کیا، اور مقتدی نے سنا کہ امام سورۃ الغاشیۃ کی تلاوت کر رہا ہے " هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ " سورۃ الغاشيۃ (1).

تو ہم یہ کہینگے کہ: آپ امام کے ساتھ ہی رہیں، امام کی یہ دوسری رکعت آپ کے لیے باقی مانندہ پہلی رکعت ہو گی، اور جب امام سلام پھیرے تو آپ دوسری رکعت کی قضاء کر لیں.

اہل علم کا کہنا ہے کہ: اس سے مقتدی کے لیے امام کی دونوں رکعتوں میں سے وہ رکعت ہو گی جو وہ نہیں پا سکا، کیونکہ اس نے پہلی اور دوسری میں امام کی متابعت کی ہے.

اور اگر اسے امام کا اس کی جگہ پر پہنچنے سے قبل علم ہو جائے تو وہ قضاء کے ساتھ امام کی متابعت کرے گا، اس کی مثال یہ ہے کہ:

ایک شخص امام کے ساتھ کھڑا تھا تو امام نے رکوع کیا اور مقتدی نے رکوع کی تکبیر نہ سنی، اور جب امام نے سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو مقتدی نے سن لیا، تو ہم کہینگے:

رکوع کرو اور رکوع سے اٹھ کر امام کی متابعت کرلو، تو آپ رکعت پالینگے؛ کیونکہ یہ پیچھے رہنا عذر کی بنا پر تھا.

دوسری قسم:

عذر کے بغیر پیچھے رہنا:

یا تو رکن میں پیچھے رہے یا پھر رکن کے ساتھ پیچھے رہے.

رکن میں پیچھے رہنے کا معنی یہ ہے کہ: وہ امام کی متابعت میں پیچھے رہے لیکن وہ اس رکن میں ہی امام کے ساتھ مل جائے مثلا: امام رکوع میں چلا جائے اور آپ کی سورۃ کی ایک یا دو آیتیں باقی رہتی ہوں، اور آپ اسے مکمل کرنے لگیں، لیکن آپ نے امام کو رکوع ہی کی حالت میں پالیا اور اسے کے ساتھ رکوع کر لیں، تو یہاں رکعت صحیح ہے.

لیکن یہ فعل سنت کے مخالف ہے؛ کیونکہ مشروع یہ ہے کہ جب امام رکوع میں چلا جائے تو آپ رکوع شروع کردیں، اور اس سے پیچھے نہ رہیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو "

اور رکن کے ساتھ پیچھے رہنے کا معنی یہ ہے کہ: امام آپ سے ایك رکن سبقت لے جائے، یعنی امام آپ کے رکوع کرنے سے قبل رکوع کر کے رکوع سے اٹھ جائے، تو فقھاء رحمہم اللہ تعالی کہتے ہیں:

جب آپ رکوع کے ساتھ پیچھے رہ جائیں اور اس کے رکوع سے اٹھ جانے تك رکوع نہ کر سکیں تو آپ کی نماز باطل ہے، جس طرح آپ رکوع کرنے میں امام سے سبقت لے جائیں، اور اگر آپ سجدہ میں پیچھے رہ جائیں تو فقھاء کے قول کے مطابق آپ کی نماز صحیح ہے؛ کیونکہ یہ رکوع کے علاوہ کسی اور رکن میں پیچھے رہنا ہے.

لیکن راجح قول یہ ہے کہ اگر بغیر کسی عذر کے رکن سے پیچھے رہ جائیں تواس کی نماز باطل ہے، چاہے وہ رکن رکوع ہو یا رکوع کے علاوہ کوئی اور رکن اس بنا پر؛ اگر امام نے پہلے سجدہ سے سر اٹھا لیا، اور مقتدی سجدہ میں دعائیں کرتا رہا حتی کہ امام نے دوسرا سجدہ کر لیا تو اس مقتدی کی نماز باطل ہے؛ کیونکہ وہ رکن کے ساتھ پیچھے رہا ہے، اور جب امام ایك رکن آگے نکل جائے تو پھر متابعت کہاں رہتی ہے ؟

تیسری حالت:

موافقت:

موافقت یا تو اقوال میں ہوتی ہے، اور یہ موافقت تکبیر تحریمہ اور سلام کے علاوہ کہیں بھی نقصان دہ نہیں.

تکبیر تحریمہ میں اس لیے کہ اگر آپ نے امام کے تکبیر مکمل کہنے سے قبل تکبیر کہی تو اصل میں آپ کی نماز شروع ہی نہیں ہو گی؛ کیونکہ امام کی تکبیر تحریمہ کے ختم ہونے کے بعد آپ کا تکبیر تحریمہ کہنا ضروری ہے.

اور سلام میں موافقت کے متعلق علماء کرام کہتے ہیں:

پہلی اور دوسری سلام امام کے ساتھ پھیرنی مکروہ ہے، لیکن اگر آپ نے امام کی پہلی سلام مکمل ہونے بعد پہلی سلام پھیری اور دوسری سلام کے بعد دوسری سلام تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن افضل یہ ہے کہ امام کی دونوں طرف سلام کے بعد سلام پھیری جائے.

اور باقی اقوال میں امام کی موافقت کرنا، یا اس سے پہلے یا بعد میں کرنا کوئی اثرانداز نہیں ہوتا، فرض کریں اگر آپ سنیں کہ امام تشھد پڑھ رہا ہے، اور آپ اس کی تشھد پڑھنے سے سبقت لے گئے ہیں، تو یہ مضر نہیں کیونکہ تکبیر تحریمہ اور سلام کے علاوہ اقوال میں سبقت لے جانا کوئی موثر نہیں اور نہ ہی نقصان دہ ہے.

اور اسی طرح اگر آپ اس سے فاتحہ پڑھنے میں سبقت لے گئے مثلا آپ نے ظہر کی نماز میں " والا الضالین " پڑھ لیا،

اور امام ابھی " إياك نعبد وإياك نستعين " پڑھ رہا ہو، کیونکہ ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے لیے بعض اوقات لوگوں کو سنانا مشروع ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے.

موافقت کی دوسری قسم:

افعال میں موافت کرنا، اور یہ مکروہ ہے.

موافقت کی مثال یہ ہے: جب امام رکوع کے لیے " اللہ اکبر " کہے اور وہ رکوع کے لیے جھکا تو آپ اور امام دونوں ایک ہی وقت میں رکوع کے لیے جھک گئے، تو یہ مکروہ ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو، اور تم اس وقت تک رکوع میں نہ جاؤ جب تک وہ رکوع میں نہ چلا جائے "

اور جب امام نے سجدہ کے لیے تکبیر کہی تو آپ نے سجدہ کیا اور آپ اور امام دونوں برابر زمین پر پہنچ گئے تو یہ بھی مکروہ ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

" جب تک وہ سجدہ نہ کرے تم سجد مت کرو"

چوتھی قسم:

متابعت:

امام کی متابعت کرنا سنت ہے، اور اس کا معنی یہ ہے کہ: انسان نماز کے افعال میں امام کے فعل شروع کرنے کے فورا بعد بغیر موافقت کے فورا وہ فعل شروع کر دے.

مثلا جب امام رکوع کرے تو آپ بھی رکوع کریں، چاہے آپ نے مستحب قرآت (سورۃ فاتحہ کے علاوہ) مکمل نہ کی ہو اگرچہ ایک آیت باقی رہتی ہو کیونکہ قرآت مکمل کرنے سے پیچھے رہیں گے تو آپ مکمل نہ کریں، اور سجدہ میں جب امام سجدہ سے سر اٹھائے تو آپ بھی امام کی متابعت کریں، آپ کا امام کی متابعت کرنا سجدہ میں پڑھ کر دعا کرتے رہنے سے افضل ہے؛ کیونکہ آپ کی نماز امام کے ساتھ مرتبط ہے، اور اس وقت آپ کو امام کی متابعت اور پیروی کا حکم ہے. انتھی بتصرف

دیکھیں: الشرح الممتع (4 / 275).

مقتدی کو چاہیے کہ جب تک امام رکن میں چلا نہ جائے مقتدی اس وقت تک اس رکن کو شروع نہ کرے، لھذا وہ سجدہ کے لیے اس وقت تک مت جھکے جب تک امام اپنی پیشانی زمین پر نہ ٹکا لے.

براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی بھی سجدہ کے لیے اپنی پیٹھ اس وقت تك نہ جھکاتا جب تك نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ چلے جاتے، اور پھر ان کے بعد ہم سجدہ میں جاتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (690) صحیح مسلم حدیث نمبر (474).

واللہ اعلم .